احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 7 جنوری 2015ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 7 جنوری 2015ء 15 ربیع الاول 1436 ہجری 7 صلح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 6

خیف بنی کنانہ

آنحضرت ﷺ جب فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہوئے۔ تو آپ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ اپنے آبائی مکان میں قیام فرمائیں گے تو آپ نے فرمایا کیا عقیل (بن ابی طالب) نے ہمارے لئے کوئی مکان چھوڑا ہے۔ پھر آپ خیف بنی کنانہ مقام پر فروکش ہوئے جہاں دشمنوں نے آپ کے خلاف قسمیں کھا کر معاہدہ کیا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب این رکز النبی حدیث نمبر 3946`3947)

ارشادات عالیہ خلفاء سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

''ابتلاؤں اور آزمائشوں کا آنا ضروری ہے۔ بڑے بڑے زلزلے اور مصائب کے بادل آتے ہیں۔ مگر یاد رکھو ان کی غرض تباہ کرنا نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا منشاء اس سے استقامت اور سکینت کا عطا کرنا ہوتا ہے اور بڑے بڑے فضل اور انعام ہوتے ہیں اور یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ جو لوگ کچے غیر مستقل مزاج، کم ہمت اور منافق طبع ہوتے ہیں۔ وہ الگ ہو جاتے ہیں۔ صرف مخلص، وفادار، بلند خیال اور سچے مومن رہ جاتے ہیں جوان ابتلاؤں کے جنگلوں میں بھی امتحان اور بلاء کی خاردار جھاڑیوں پر دوڑتے چلے جاتے ہیں۔ وہ تکالیف اور مصائب ان کے ارادوں اور ہمتوں پر کوئی برا اثر نہیں ڈالتے۔ ان کو پست نہیں کرتیں بلکہ اور بھی تیز کر دیتی ہیں۔ وہ پہلے سے زیادہ تیز چلتے اور اس راہ میں شوق سے دوڑتے ہیں۔ نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ وہ بلائیں اور تکالیف و مصائب وہ شدائد خدا تعالیٰ کے عظیم الشان فضل اور کرم اور رحمت کی صورت میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور وہ کامیابی کے اعلیٰ معراج پر پہنچ جاتے ہیں۔ اگر ابتلاؤں کا تختہ مشق نہ ہو۔ تو پھر کسی کامیابی کی کیا امید ہو''۔

(حقائق الفرقان جلد 3 ص 329)

مصائب پر صبر کرنے والوں اور انا للہ کہنے والوں کو تین طرح کے انعامات ملتے ہیں۔ 1۔ صلوٰت ہوتے ہیں ان پر اللہ کے 2۔ رحمت ہوتی ہے ان پر اللہ کی 3۔ اور آخر کار ہدایت یافتہ ہو کر ان کا خاتمہ بالخیر ہو جاتا ہے۔ اب غور کرو جن مصائب کے وقت صبر کرنے والے انسان کو ان انعامات کا تصور آ جاوے جو اس کو اللہ کی طرف سے عطا ہونے کا وعدہ ہے تو بھلا پھر وہ مصیبت، مصیبت رہ سکتی ہے اور غم رہتا ہے؟ ہرگز نہیں پس کیسا پاک کلمہ ہے الحمد للہ اور کیسی پاک تعلیم ہے وہ جو مسلمانوں کو سکھائی گئی ہے۔ (حقائق الفرقان جلد اول ص 272)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے قاعدہ کلیہ کے طور پر یہ امر بیان فرمایا ہے کہ دعویٰ ایمان اور ابتلاء و آزمائش لازم و ملزوم ہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ مومنوں کو صرف ان کے دعویٰ ایمان کی وجہ سے ہی کامل مومن سمجھ لیا جائے اور انہیں آزمائشوں اور ابتلاؤں کی بھٹی میں نہ ڈالا جائے۔ اس طرح نہ پہلے کبھی ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوگا''۔ (تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 577)

حضرت مسیح موعود کو بھی اللہ تعالیٰ نے متواتر بتایا کہ جماعت احمدیہ کو بھی ویسی ہی قربانیاں کرنی پڑیں گی جیسی پہلے انبیاء کی جماعتوں کو کرنی پڑیں۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے رؤیا میں دیکھا کہ میں نظام الدین کے گھر میں داخل ہوا ہوں۔ نظام الدین کے معنی ہیں دین کا نظام اور اس رویا کا مطلب یہ ہے کہ آخر احمدیہ جماعت ایک دن نظام دین بن جائے گی اور دنیا کے تمام نظاموں پر غالب آ جائے گی۔......''غرض قومی ترقی کا ایک ہی گر ہے اور وہ یہ کہ خدا کے لئے اپنے آپ کو فنا کر دینا اور اس راہ میں کسی قربانی سے دریغ نہ کرنا''۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 584,583)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''ان صبر کے جذبات کو نتیجہ خیز بنانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں۔ دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہیں تر کر دیں۔ پاکستان کے احمدی خاص طور پر دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں اور ان دعاؤں کے ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ رکھنا بھی شروع کر دیں۔ یقیناً اضطراری کیفیت میں کی جانے والی دعاؤں کو اللہ سنتا ہے۔ پس آج ہر احمدی کو مضطر بن کر دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ مضطر کی دعا کو خدا تعالیٰ کبھی رد نہیں کرتا''۔ (خطبات مسرور جلد نہم ص 501)

دین کی اشاعت کیلئے وقف کرو

حضرت مصلح موعود خطبہ جمعہ فرمودہ 23 ستمبر 1955ء میں فرماتے ہیں:۔

''خدا نے تمہارے لئے بڑی بڑی عزتیں رکھی ہیں۔ تم خدا پر توکل کرو اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کرو۔ وہ دینے پر آتا ہے تو وہ کچھ دے دیتا ہے کہ انسان اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔''

(الفضل 22۔ اکتوبر 1955ء)

مخلص نوجوان لبیک کہتے ہوئے قدم آگے بڑھائیں اور اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کریں۔ امسال جامعہ میں داخلہ کی کارروائی حسب معمول میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کے بعد شروع ہوگی۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

حسد سے بچیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''اگر انسان کے دل میں خدا کا خوف ہو تو وہ یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ میرے اندر بڑی نیکی ہے اور یہ کہ یہ نیکی ہمیشہ میرے اندر قائم بھی رہنی ہے۔ پس اگر کسی سے کوئی نیکی کی بات ہوتی ہے تو اللہ کا خوف رکھنے والے اور حقیقت میں نیک بندے اس پر ہمیشہ قائم رہنے کی دعا کرتے ہیں۔ اور ہر احمدی کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے نیکیوں کو اپنے اندر قائم رکھنے کی کوشش کرے اور سب سے زیادہ جو نیکیوں کو جلا کر خاک کرنے والی چیز ہے اس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں جیسا کہ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حسد ہے۔ پس اس حسد کی بیماری کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں۔ تمام زندگی کی نیکیاں حسد کے ایک عمل سے ضائع ہو سکتی ہیں۔''

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 258)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ادار یہ

مال کے دسویں حصے اور آئیڈیاز کی سخاوت

ماموریں الٰہی کی صداقت کی ایک بڑی علامت یہ ہے کہ جو سکیمیں اور منصوبے وہ دنیا میں رائج کرنا چاہتے ہیں۔ دنیا باوجود اس کی مخالفت کے بالآخر اسی طرف دوڑی چلی آتی ہے اور دوسرے دلائل تلاش کر کے انہی خیالات کو ترویج دیتی ہے۔ جب کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے قائم کردہ نظام سے ہو رہا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے 1905ء میں وصیت کا نظام جاری فرمایا کہ ہر متقی دین کے احکامات پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ اپنی جائیداد کا 1/10 خدا کی راہ میں خرچ کرے۔ جو دین اور انسانیت کی بہبود کے لئے استعمال ہوگا۔

دنیا میں خیرات کا سلسلہ تو ہمیشہ سے جاری ہے۔ مگر اس زمانہ میں 1/10 حصہ کی قربانی حضرت مسیح موعود نے حکم الٰہی سے جاری کی۔ حال ہی میں ایک امریکن مصنف نے 1/10 حصہ کی خیرات کے بارہ میں تفصیل سے لکھا ہے۔ جناب عامر خاکوانی صاحب نے یہ کتاب پڑھ کر اس کا خلاصہ نکالا ہے۔

وہ کہتے ہیں چند دن پہلے ایک امریکی مصنف کی کتاب پڑھی۔ اس کا مرکزی خیال شیئر کرنا اور دینا (Giving) ہے۔ اس نے اپنے تھیسس کو خاصے بڑے تناظر میں تحریر کیا۔ کتاب میں ایک حصہ دسویں حصے کی چیریٹی یا سخاوت کے حوالے سے تھا۔ امریکی ماہر لکھتا ہے کہ اپنی آمدنی کا صرف دسواں حصہ ہی شیئر نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اپنے وقت کے دسویں حصے کو بھی وقف کرنا چاہئے۔ یہ وقت اچھے کام کرنے والی چیریٹی تنظیموں کو بطور رضا کار دینا چاہئے۔ آمدنی کا دسواں حصہ نکال لینے کے بعد یہ بھی سوچنا چاہئے کہ باقی ماندہ نوے فیصد میں سے بھی کتنے فیصد نکالا جاسکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے اپنی زندگی میں سادگی لائی جائے، اپنے اخراجات گھٹا لئے جائیں تاکہ ہر ماہ دس فیصد سے زیادہ رقم نکالی جاسکے۔ ایک اور دلچسپ نکتہ بھی بیان کیا۔ کہتا ہے، ''مجھ سے اکثر لوگ سیمینار میں پوچھتے ہیں کہ یہ چیریٹی اور سخاوت کب کرنی چاہئے، جب ہمارے پاس معقول رقم جمع ہوجائے؟ میرا جواب ہوتا ہے، نہیں آج اور ابھی سے یہ کام شروع ہونا چاہئے۔ چند ڈالر بھی دیے جاسکتے ہیں۔ دینے کی عادت ڈالنی بہت ضروری ہے۔ اگر کوئی پچاس ہزار ماہانہ آمدنی میں سے پانچ ہزار نہیں نکالے گا، تو پھر کل اس کی تنخواہ دو لاکھ ہوجائے تو بیس ہزار دینا مشکل لگے گا، جب دس لاکھ آمدنی ہو تو ایک لاکھ نکالنا اس کے لئے مزید مشکل ہوجائے گا۔ میں بل گیٹس کی مثال دیتا ہوں۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اتنا امیر ہوجانے کے بعد سخاوت دکھانی چاہئے، لیکن اگر اپنی آمدنی میں سے کچھ فیصد نکالنے کی عادت نہیں رہی۔ تو بل گیٹس والی پوزیشن پر جاکر اربوں ڈالر کی سخاوت کیسے دکھائی جاسکتی ہے؟ اس نے اس حوالے سے ایک واقعہ بھی بیان کیا کہ چیریٹی تنظیم کا ایک کارکن اپنے علاقے کے کروڑپتی کے پاس گیا۔ اس سے چیریٹی مانگی تو اس نے انکار کردیا۔ اس نے کروڑپتی سے کہا کہ آپ اپنے لان کی مٹی سے بھرا ایک چھوٹا پیکٹ ہی دے دیں۔ وہ امیر آدمی حیران ہوا۔ مالی کو بلا کر اس نے کہا کہ انہیں مٹی دے دو۔ کچھ عرصے کے بعد وہ امدادی کارکن دوبارہ اسی کروڑپتی کے پاس گیا۔ اس بار اس نے کچھ کہے بغیر چیک کاٹ کر دے دیا۔ بعد میں بزنس مین نے چیریٹی ورکر سے پوچھا کہ تم نے وہ مٹی کیوں مانگی تھی، اس کا کیا استعمال کیا؟ کارکن نے جواب دیا، مٹی تو بے کار تھی، مانگی اس لئے کہ آپ کو دینے کی عادت پڑے۔ آج مٹی دی ہے تو کل کو اپنے پیسوں میں سے بھی دینے کو تیار ہوجائیں گے۔ بزنس مین نے اعتراف کیا کہ واقعی میرے اندر دینے کی عادت نہیں تھی۔ میں یہ سمجھتا تھا کہ میں سیلف میڈ ہوں، اتنی محنت سے یہ سب کمایا ہے، کسی کا اس پر حق نہیں، اب یہ سوچ بدل گئی ہے۔''

(روزنامہ دنیا 25۔اکتوبر 2014ء)

حضرت مسیح موعود نے جہاں انفاق فی سبیل اللہ پر زور دیا۔ وہاں یہ بھی بتایا کہ انفاق کا تعلق صرف مال سے نہیں بلکہ زندگی کی ہر صلاحیت اور ہر نعمت سے ہے۔ جس سے کسی دوسرے کو فائدہ پہنچایا جاسکتا ہو۔ حضور قرآن سے سیکھ کر فرماتے ہیں۔

رحماء بینھم روپیہ پیسہ سے مخصوص نہیں۔ خواہ جسمانی ہو یا علمی سب اس میں داخل ہے جو علم سے دیتا ہے۔ وہ بھی اس کے ماتحت ہے۔ مال سے دیتا ہے۔ وہ بھی داخل ہے طبیب ہے وہ بھی داخل ہے۔

(الحکم 24 جنوری 1906ء صفحہ 5,4)

لوگوں کے لئے یہ ایک نئی بات ہے۔ مگر وہ اسے مامور سے سننے کی بجائے ایک امریکن سے سن کر حیرت زدہ ہو رہے ہیں۔ عامر خاکوانی لکھتے ہیں۔

امریکی مصنف ہاروے میکنن نے اس کتاب میں کئی دلچسپ اور نئی باتیں کی ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ آئیڈیے کے دسویں حصے کی بھی سخاوت کرنی چاہئے۔ اپنے شاندار آئیڈیاز کا ایک حصہ لوگوں کی مدد کے لئے بغیر نفع اور بغیر غرض کے دے دینا چاہئے۔ اپنی ذات کے لئے بھی دسویں حصے کی سخاوت کی جائے۔ ہاروے نے لمبے چوڑے حساب کتاب کے بعد بتایا کہ ایک سال میں آدمی کے پاس آٹھ ہزار سات سو ساٹھ گھنٹے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ کام کے لئے، کچھ سونے، کھانے پینے، گھر والوں کے ساتھ وقت گزارنے، دوستوں، مشاغل وغیرہ کے لئے مختص کر دینے کے بعد بھی ایک ہفتے میں چند گھنٹے بچتے ہیں، جو صرف اپنی ذات کے لئے نکالنے چاہئے جس میں آدمی صرف اپنے آپ سے بات کرے، سوچے، اپنی شخصیت کو پالش کرنے کا سوچے۔ ہاروے میکنن کہتا ہے کہ آمدنی، وقت، آئیڈیاز کے دسویں حصے کی سخاوت یا شیئرنگ کرنا نہ صرف مادی اعتبار سے نفع بخش ثابت ہوگا۔ بلکہ اس سے شخصیت کی اندرونی دنیا کی بھی تکمیل ہوگی۔ طمانیت، آسودگی اور مکمل ہونے کا وہ احساس ملے گا، جس کی آج کے مشینی اور تیز رفتار زندگی میں سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

(روزنامہ دنیا 25۔اکتوبر 2014ء)

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

تحریک جدید اور حضرت مسیح موعود کے مشن کی تکمیل

حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کے ذریعے پوری دنیا میں دین بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی جاری کردہ تحریک ''تحریک جدید'' خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور دین کی اشاعت کو پھیلانے میں مصروف عمل ہے جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کا الہام ہے ''میں تیری (دعوت الی اللہ) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔ (تذکرہ صفحہ 256)

تحریک جدید حضرت اقدس کے اس الہام کی ظاہری صورت پیدا کرنے میں ہر دم کوشاں ہے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ ''تحریک جدید درحقیقت (دین حق) کے احیاء کا نام ہے۔ جدید، وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہوگئی تھی ورنہ درحقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے۔''

(مطبوعہ روزنامہ الفضل 23 مئی 1943ء)

مزید فرمایا ''اور دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ غیر ممالک میں (دین حق) کی اشاعت کا واحد ذریعہ ہمارے پاس تحریک جدید ہی ہے''۔

(سبیل الرشاد جلد اوّل صفحہ 136)

احباب جماعت نے مورخہ 7 نومبر 2014ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان سماعت فرما لیا ہے۔ الحمدللہ پاکستان نے پوری دنیا میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے، یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے جو آپ کے حصہ میں آیا ہے۔ اس میں آپ سب کی دعاؤں اور قربانیوں کا عمل دخل ہے۔ اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے اعزاز کا دفاع کریں اور گزشتہ سال سے بڑھ چڑھ کر تحریک جدید میں اپنے وعدہ جات اور وصولی پیش کریں تا دنیا بھر میں اشاعت (دین حق) کا کام پہلے سے بڑھ کر ہو اور دین محمد ﷺ کو جلد از جلد دنیا میں غلبہ نصیب ہو اور حضرت مسیح موعود کی جماعت پوری دنیا میں خلافت کے زیر سایہ فتح یاب ہوجائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ...... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

مکرم فضیل عیاض احمد صاحب

مظہر اتم الوہیت کی عظیم الشان روحانی تجلیات

سید الانبیاء، سید الاصفیاء، ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے جو عظیم الشان روحانی مقام عطا فرمائے ان میں سے ایک مقام آپ کا صفات باری کا مظہر اتم ہونے کا بھی ہے جو تمام روحانی مقامات کی معراج اور انتہاء ہے یہ وہ عظیم الشان مقام آپ کو روحانی اعتبار سے تمام بنی نوع انسان میں اعلیٰ ترین مقام پر فائز کرتا ہے اور یہی وہ مقام محمود ہے جس پر آپ کو فائز کیا گیا ہے اور یہی وہ مقام محمدیت ہے جو آپ کی روحانی زندگی اور قوت قدسیہ کے جاری و ساری ہونے کا مظہر ہے۔ اور تمام انبیا اسی مقام کے فیض سے مستفیض ہیں۔ قرآن کریم پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے وجود کے اندر خدا تعالیٰ اس عظیم الشان رنگ میں جلوہ افروز ہوا کہ آپ کا وجود اس کی تخت گاہ بن گیا اور آپ کا دل اس کے نور کا امین ٹھہرا اور آپ کا سینہ اس طاقچے کی مانند ہو گیا جس سے خدا تعالیٰ کے نور کی تجلیات بنی نوع انسان پر ضوفشاں ہوئیں اور ان کو روشن کر دیا اور جو فرد بنی نوع بھی اس نور کے سامنے آیا وہ بھی روشن ہو گیا۔

اس سے پہلے کہ ہم حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مقام کی عظمت کے بارے میں کوئی بات کریں ہم ایک لمحے کو رک کر اس زمانے کی حالت کا جائزہ لینا ضروری سمجھتے ہیں جس میں حضرت محمد عربی صلی اللہ وسلم کا ظہور ہوا۔

ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حبیب رب الوریٰ سید الاصفیاء والاحیاء حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے وحشت خیز معاشرے میں پیدا ہوئے۔ ایک ایسے معاشرے میں جہاں انسانی قدریں ناپید اور اخلاق حسنہ معدوم تھے۔ جہاں انسان کی عزت کا معیار اس کا خاندان اور اس کی دولت تھی جہاں مرد اور عورت میں بے حد تفاوت تھا جہاں عورت ایک جنس کی طرح سمجھی جاتی تھی اور باپ کے مرنے کے بعد اس کی بیویاں اس کے ورثاء میں ترکے کی طرح بانٹی جاتی تھیں جہاں غلامی عام تھی اور غلاموں کے ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک کیا جاتا تھا۔ بت پرستی ان کا مذہب اور توہم پرستی ان کے ایمان کا حصہ تھی۔ معمولی باتوں پر آمادہ جنگ ہو جانا معمول کی بات تھی اور بے سوچے سمجھے حملہ کرنا ان کی فطرت تھی۔ گویا پوری کی پوری قوم قعر مذلت میں گر کر حقیر گوبر کی طرح ہو چکی تھی۔ جو مذاہب گرد اگرد موجود تھے وہ اپنے مذہبی جھگڑوں میں اس طرح الجھے تھے کہ انسان کی اخلاقی قدروں کو اجاگر کرنے کی بجائے اخلاقی گراوٹ کا شکار تھے اور مذہب ایک تسلسل کے ساتھ انحطاط کا شکار تھا عیسائیت اور یہودیت موجود تو تھی لیکن اپنی ادنیٰ ترین شکل میں تھی چنانچہ James Bruce لکھتا ہے۔

ترجمہ: ان کے جھوٹ، ان کے قصے، ان کے اولیاء، دین اور معجزات لیکن سب سے بڑھ کر ان کے ائمہ دین کے شتر بے مہار ہونے کی وجہ سے ان کے کردار کی گراوٹ یہود کی شکست خوردہ ابتری کے قریب تھی بلکہ اگر ان لوگوں کے اصل کردار کو دیکھا جاتا تو وہ ان یہود سے بھی زیادہ گرا ہوا تھا۔

(An Interesting Narratives of The Travels of James Bruce into Abyssinia to Discover the Source Of The Nile .page 111 Printed by Samuel Etheridge for Alexander Thomas and George Meriam)

اس دور کو قرآن کریم نے اس طرح بیان کیا ہے۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (الروم)

کہ خشکی اور تری دونوں ہی فساد کا شکار ہو چکے تھے گویا مذہبی اور دنیاوی قیادتیں دونوں ہی فساد کا مرکز بن چکی تھی کیا یہودیت اور کیا عیسائیت دونوں غلط عقائد کا شکار ہو کر اپنے رب کو بھول کر شرک کی بھول بھلیوں میں کھو رہے تھے۔

معروف عیسائی مورخ اور فلاسفر J.H. Denison لکھتا ہے۔

پانچویں اور چھٹی صدی عیسوی میں مہذب دنیا شکست و ریخت کے کنارے پر کھڑی تھی۔ قدیم زمانہ کی باہمی عاطفت پر مبنی ثقافتیں جنہوں نے اس تمدن کو ممکن بنا رکھا تھا، اور انسان کو باہم اکٹھے رہنے کا احساس اور اپنے حکمرانوں کے احترام کا درس دیا، انتشار کا شکار ہو چکی تھیں اور ان کی جگہ لینے کے لئے کوئی مناسب نظام میسر نہ تھا۔

یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ عظیم تہذیب جس کے پنپنے میں چار ہزار سال سے زائد عرصہ صرف ہوا تھا اب شکست و ریخت سے دوچار ہونے کو تھی اور نوع انسانی بربریت کی اس حالت کو لوٹنے والی تھی جہاں ہر قبیلہ اور ہر گروہ دوسرے سے برسرپیکار تھا اور قانون اور نظام عنقا تھا۔ پرانا قبائلی نظام دم توڑ چکا تھا اور عیسائیت کی طرف سے بنائے گئے نئے اصول وضوابط انسانوں کے درمیان اتحاد اور نظام کے قیام کی بجائے تقسیم اور تباہی کا کام انجام دے رہے تھے۔ یہ ایک پُرآشوب دور تھا۔ تہذیب انسانی کا وہ عظیم درخت جس کے پتوں نے تمام دنیا پر سایہ کیا تھا اور جس کی شاخوں پر سائنس فنون لطیفہ اور ادب کے سنہرے پھل لگے تھے سرتاپا سڑ چکا تھا اور گرنے کو تھا۔ کیا کوئی پر عاطفت تہذیب ایسی موجود تھی جو اس موقعہ پر انسانیت کو متحد کرنے اور تمدن کو بچانے کے لئے دنیا میں لائی جا سکے؟ ہاں تھی اور یہ وہ لوگ تھے جن کے درمیان انسان کامل محمد عربی ﷺ نے جنم لیا اور جنہوں نے دنیا کو ایک سرے سے دوسرے تک متحد کرنا تھا۔

J. H. Denison: Emotion as the Basis of Civilization, London, 1928, pp. 265, 269.

جان ڈیون پورٹ نے اپنی کتاب اپالوجی فار محمد اینڈ قرآن میں لکھا کہ

(محمد مصطفیٰؐ کی بعثت کے وقت) اسی طرح کی اخلاقی اور دینی گراوٹ ان یہود اور نصاریٰ میں پائی جاتی تھی جو لمبے عرصہ سے جزیرہ نما عرب میں رہائش پذیر تھے اور ایک طاقتور اور مضبوط گروہ کی حیثیت اختیار کر چکے تھے۔ یہود تو اس آزاد سرزمین میں رومی ایذاؤں سے پناہ حاصل کرنے آئے تھے جبکہ نصاریٰ اور نسطوری اور یوٹیچین کے مباحث کی وجہ برپا ہونے والے قتل عام سے بچنے کے لئے اس طرف بھاگ آئے تھے اس وقت عیسائیوں کی حالت کی ابتری سوچ سے باہر ہے۔ افریقہ اور ایشیا کی مسیحی شاخیں باہم برسرپیکار تھیں اور ان میں خطرناک توہمات اور ملحدانہ عقائد جنم لے چکے تھے۔ وہ ہمیشہ ہی کسی نہ کسی تازعہ کا شکار رہتے۔ ایرین، نسطوری، سیبلین اور یوٹیشین فرقوں کے باہمی تنازعات نے ان کا شیرازہ بکھیر دیا۔ پھر اس پر مستزاد یہ کہ ان کے راہبوں کی جہالت، بربریت، ریاکاری، بے راہروی اور مناصب دین کی خرید و فروخت نے مسیحیت کی بہت بدنامی کروائی اور عوام میں عام فسق و فجور نے جنم لیا۔

عرب کے صحراء میں بے شمار صومعہ نشینوں اور گوشہ نشینوں نے جنم لیا جو اپنے جہالت اور بے راہ رو جذبات کی وجہ سے اپنی ساری زندگی انتشار پھیلانے کی قیاس آرائیوں میں ضائع کرتے اور پھر کئی مرتبہ مسلح جتھوں کی صورت میں بستیوں پر دھاوا بول دیتے۔ وہاں کے کلیساؤں میں اپنے تخیلات اور وساوس کی پرچار کرتے اور پھر تلوار کے زور پر اپنے خیالات منواتے۔

یسوع مسیح نے ایک واحد یکتا اور تمام قوتوں کے مالک علیم و رحیم ہستی کی جس کی سادہ عبادت کو قائم کیا تھا اس کے مقام کو بے پناہ بت پرستی نے غصب کر لیا اور ایک رومی دیوتاؤں کے محل کی طرح کا خیال پھر سے عوام الناس میں عام تھا۔ گو تخیل میں اس محل میں قدیم دیوتاؤں کی جگہ اس وقت شہداء، اولیاء اور فرشتوں نے لے لی تھی۔

(An apology for Mohammad and The Koran by John Davenport page-2-3 Printed by Dryden Press J.Davy& Sons 137 Long Acre London 1882)

ایسے میں ایک ایسے شخص کا ظہور جو بنی نوع انسان کو اس معاشرتی اخلاقی اور روحانی تنزل سے نکال کر انسانیت کی اس معراج پر لے جائے جہاں شرف انسانیت ہی معراج انسانیت ہو اور جہاں خدا سے تعلق اور اس کی خاطر جان دینے کا تصور سب سے بالا ہو جائے دراصل ایک خدائی کام تھا جو صرف ایک ایسی شخصیت سے ہونا ممکن تھا جس کے اندر خود خدا جلوہ گر ہو اور وہ اپنی تمام تر کیفیت خلق اور خلق میں اس کا مظہر خود خدا کا ظہور ہو، وہ صفات باری تعالیٰ کا مظہر کامل ہو اور بنی نوع انسان کو نہ صرف خدا سے آشنا کرنے والا بلکہ ان کو خدا نما بنانے والا ہو۔ یہ کام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کر دکھایا اور اس طرح سے کیا کہ خدا تعالیٰ نے ان کے فعل کو اپنا فعل ان کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ اور ان کے وجود کو اپنا وجود اور اپنی محبت و معرفت کے حصول کو اس شخص کی محبت سے مشروط قرار دیا اور یہ محض بیان نہیں ہے قرآن کریم کی آیات اور اسلوب بیان اس پر شاہد ناطق ہے۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرب الٰہی کے مقامات میں ترقی کرتے کرتے اس مقام عظیم پر فائز ہوئے جہاں آپ کے وجود میں صفات الٰہیہ کی کامل تجلی ہوئی اور آپ تجلیات الٰہیہ کے مظہر اتم بن گئے۔

جب ہم سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر جب اس نکتہ نظر سے غور کرتے ہیں تو ہم پاتے ہیں کہ آپ کے آنے سے بنی نوع انسان میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا ہوا اور مظہر اتم الوہیت کی اس روشن تر تجلی کے نتیجہ میں عرب کا وحشت خیز معاشرہ زندہ خدا کی زندہ تجلی اور اس کے نور مظہر بن گیا۔ آپ کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہا کرو جب وہ تمہیں بلائے تا کہ وہ تمہیں زندہ کرے۔ (الانفال:25)

وہ لوگ جنہوں نے اس النبی الامی رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاوے پر لبیک کہا تو وہ لوگ جو مردہ تھے انہوں نے حیات جاودانی کا جام پی لیا، صحرائے عرب کے امی چرواہے بنی نوع انسان کے معلم بن گئے۔ مکہ کی سرزمین سے وہ انقلاب پیدا ہوا جس نے قرنوں کے مردوں کے اندر زندگی کی روح پھونک دی اور خدا کی صفت حی کی ایک عظیم الشان تجلی آپ کے وجود سے ظاہر ہوئی۔

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کا پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنی راز نبوت ہے اسی سے آشکار

نور لائے آسماں سے خود بھی وہ اک نور تھے
قوم وحشی میں اگر پیدا ہوئے کیا جائے عار

یہ آپ کو عطا ہونے والے عظیم الشان مقام محمدیت کی تجلی تھی جس نے عرب کی روحانیت اور علم سے خالی اور بنجر زمین کو گلہائے روحانیت سے لالہ زار کر دیا۔ آپ کے ہاتھوں سے انسانی تاریخ کا سب سے بڑا معجزہ ظاہر ہوا اور قرآن کریم اور اس کے نور سے استفادہ کرنے والوں نے علم وعمل کے وہ چراغ روشن کئے جس پر انسانی تاریخ آج بھی انگشت بدنداں ہے۔ آپ کے اس عظیم الشان مقام کا احاطہ کرنا الفاظ میں ممکن نہیں وہ وجود جس کی تعریف خود رب کریم کر رہا ہو اور اس کے بارے میں یہ اظہار کرے کہ یہ نبی جو ہم تم میں بھیج رہے ہیں وہ ایسا ہے کہ اس کائنات کا ذرہ ذرہ اور خود خدا اس پر درود بھیجتا ہے اور اس کا آنا رب کا آنا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اور کئی مقام قرآن شریف میں اشارات اور تصریحات سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں اور ان کا کلام خدا کا کلام اور ان کا ظہور خدا کا ظہور اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں اس بارے میں ایک یہ آیت بھی ہے۔ و قل جاء الحق ...... کہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل نے بھاگنا ہی تھا۔ حق سے مراد اس جگہ اللہ جلّشانہ اور قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور باطل سے مراد شیطان اور شیطان کا گروہ اور شیطانی تعلیمیں ہیں۔ سو دیکھو اپنے نام میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کیونکر شامل کر لیا اور آنحضرت کا ظہور فرمانا خدائے تعالیٰ کا ظہور فرمانا ہوا۔ ایسا جلالی ظہور جس سے شیطان مع اپنے تمام لشکروں کے بھاگ گیا اور اس کی تعلیمیں ذلیل اور حقیر ہو گئیں اور اس کے گروہ کو بڑی بھاری شکست آئی''۔

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد دوم صفحہ 277)

دیکھیں حق کس شان سے آیا کہ تیئس برس کے قلیل عرصے میں عرب کی کایا پلٹ گئی اور وہ مقدس گھر جو بنی نوع انسان کی عبادت کے لئے اولین طور پر بنایا گیا تھا اور جسے عرب کے جاہل لوگوں نے خدا سے دوری کے سبب تین سو ساٹھ بتوں سے سجا رکھا تھا اور خدائے واحد کے بجائے اس کے سامنے سجدہ ریز ہوتے تھے کس طرح پھر خدائے واحد کی توحید اتم کا مرکز بن گیا اور آپ نے جاء الحق کہتے ہوئے اس گھر میں رکھے ہر بت کو خاک میں ملا دیا۔

اپنے رب کی محبت میں سرشار محمد عربی ﷺ مکہ کی گلیوں میں دیوانہ وار پھرتے ہیں لوگوں کو اس رب کا پیغام دیتے ہیں ان کو بتاتے ہیں کہ آؤ آؤ جس رب کی محبت میں میں سرشار ہوں جس کی محبوبیت نے مجھے اپنا گرویدہ کر لیا ہے تم بھی اس کا عرفان حاصل کرو، اس کی محبت میں سرشار ہو جاؤ، لوگ اس پیغام کو دیوانے کی بڑ سمجھتے ہیں وہ کیسے اس خدا کو مان لیتے جس کو انہوں نے کبھی دیکھا ہی نہیں لیکن میرے آقا و مولیٰ نے نہ صرف یہ کہ ان کو اس خدا کا پیغام دیا بلکہ اپنے وجود سے ان کو دکھا بھی دیا کہ دیکھو ایک خدا ہے، اس کے نشانات تمہارے نفوس کے اندر ہیں، اس کائنات میں بکھرے ہوئے ہیں، یہ آسمان جو ستاروں سے روشن ہے اس کے وجود کی دلیل ہے، یہ سورج یہ چاند یہ زمین اس پر اگنے والی روئیدگی، یہ ہوا کی سبک روی، اس کا پہاڑوں جیسے جہازوں کو لے کر سمندر کی سطح پر چلنا، یہ اس کی عظیم الشان ہستی کی دلیل ہیں۔ وہ رحمان ہے، اس نے تم کو پیدا کیا اور اس نے تمہارے لئے ہر وہ نعمت اتار دی جس کی تمہیں حاجت تھی اور بغیر تمہارے مطالبے اور استحقاق کے سب کچھ تمہیں عنایت کر دیا پس تم بھی اس کا ذکر اسی طرح کیا کرو جس طرح تم اپنے آبا کا ذکر کرتے ہو، اس کا نور میرے وجود میں در آیا ہے آؤ تم بھی اس کو دیکھو۔ آؤ اور دیکھو کہ وہ خدا ایک وہ کسی کا محتاج نہیں سب اس کے محتاج، اس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ وہ خود کسی وجود سے پیدا ہوا، اور اس کا تو کوئی ہمسر نہیں۔ یہ وہ پیغام تھا جو حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام تر وجود کے ساتھ بنی نوع انسان کو دیا۔ آپ کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق ایک یار جانی کے ساتھ تعلق سے بڑھ کر تھا یہ تعلق تمام دنیاوی رشتوں اور تعلقات پر حاوی تھی۔ یہ پیار و محبت کے تمام دنیاوی معیاروں سے بالا تھا، یہ تعلق ایک محبّ و محبوب کا تعلق تھا، یہ تعلق ایک ایسے گہرے دلی شوق پر منتج تھا جسے عشق کہتے ہیں، ایک ایسا عشق جس کی گواہی کائنات کا ذرہ ذرہ دے رہا ہے، جس کی گواہی خود عرش کے خدا نے یہ کہتے ہوئے دی کہ اگر تم میری محبت کو پانا چاہتے ہو تو میرے محبوب کی محبت کو پا لو، ایک ایسا عشق جس کی گواہی میں اہل مکہ کی زبان رطب اللسان ہوئی کیا سچ تھا یہ، محبت کا کیسا جادو تھا جو کفار کے بھی سر چڑھ کر بول رہا تھا، اور آپ کی نیم شب مناجات میں حضرت داؤد کی یہ دعا شامل تھی۔

اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا کر اور اُس کی محبت جس کی محبت مجھے تیرے حضور فائدہ بخشے۔ اے اللہ! میرے دلپسند چیزیں جو تو مجھے عطا کرے ان کو اپنی محبوب چیزوں کے حصول کے لئے قوت کا ذریعہ بنا دے اور میرے وہ پیاری چیزیں جو تو مجھ سے علیحدہ کر دے ان کے بدلے اپنی پسندیدہ چیزیں مجھے عطا فرما دے۔

(جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات باب 74)

سیدنا حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کریم سے جو تعلق پیدا کیا اور اس تعلق میں اس قدر آگے بڑھے کہ آپ مظہر اتم الوہیت کی مسند پر سرفراز ہوئے۔ آپ کا وجود خدا تعالیٰ کی تجلیات کا مظہر بن گیا اور اس کی صفات کے رنگ میں جس طرح رنگین ہوئے اس نے آپ کے وجود میں اپنی ان صفات کی تجلی بدرجہ اتم پیدا کر دی۔ آپ نے صفات باری تعالیٰ کو اس طرح اپنے اندر سمو لیا کہ خود عرش کے خدا نے گواہی دی کہ

یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا اسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (التوبۃ 128)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود خدا تعالیٰ کے وجود میں اس طرح سے فنا ہوا کہ آپ اس مقام قرب پر پہنچ گئے کہ آپ کا دل خدا تعالیٰ کی تجلی گاہ بن گیا اور یہ قرب اس طرح سے وقوع پذیر ہوا کہ جس قدر آپ خدا کے عشق میں سرشار ہو کر اس کے قریب ہوئے اسی قدر خدا بھی آپ کی محبت اور پیار میں آپ سے قریب ہوا اور یہ قرب اس قدر بڑھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو عظیم الشان مقام مقام شفاعت عطا فرمایا۔ یہ مقام تبھی متحقق ہو سکتا ہے جب وجود شفیع اپنے مشفع کے ساتھ کامل تعلق رکھتا ہو ایک ایسا تعلق جہاں دوئی کا کوئی تصور نہ ہو اور دوسری طرف وجود شفیع ان لوگوں کے لئے جن کے حق میں یہ شفاعت کی جا رہی ہو ایک ایسا تعلق رکھتا ہو جہاں اس کا دل مخلوق خدا کی محبت میں گداز ہو اور ان کی ہمدردی اور پیار میں اس قدر گداز ہو کہ ان کے لئے اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالنے سے بھی گریز نہ کرے اور مخلوق خدا کی تکلیف اور دکھ اس کے قلب صافی میں ان کے لئے خدا کے قرب کے حصول کے لئے ایک تموج اور ارتعاش کی کیفیت پیدا کر دے اور وہ ان کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے خدا کے حضور خشوع سے جھک جائے اور اس کے سینہ میں ان کی درد اور تکلیف کو دور کرنے کے لئے جذبات محبت کا تلاطم پیدا ہو کر آنکھوں سے چھلکنے لگے۔ صفات باری کے مظہر اتم حضرت محمد فداہ ابی وامی و روحی وجنانی ﷺ کو مخلوق خدا سے تعلق کا یہی جذبہ عطا ہوا تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود آپ کے اس عظیم الشان مقام شفاعت کی بابت اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

شخص شفیع کے لئے جیسا کہ ابھی مَیں نے بیان کیا ہے کہ ضروری ہے کہ خدا سے اس کو ایک ایسا گہرا تعلق ہو کہ گویا خدا اُس کے دل میں اُترا ہوا ہو اور اس کی تمام انسانیت مر کر بال بال میں لاہوتی تجلّی پیدا ہو گئی ہو اور اس کی رُوح پانی کی طرح گداز ہو کر خدا کی طرف بہہ نکلی اور اس طرح پر قرب کے انتہائی نقطہ پر جا پہنچی ہو اور اسی طرح شفیع کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جس کے لئے وہ شفاعت کرنا چاہتا ہے اُس کی ہمدردی میں اس کا دل ہاتھ سے نکلا جاتا ہو ایسا کہ عنقریب اس پر غشی طاری ہو گی اور گویا شدت قلق سے اس کے اعضاء اس سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں اور اس کے حواس منتشر ہیں اور اس کی ہمدردی نے اُس کو اس مقام تک پہنچایا ہو کہ جو باپ سے بڑھ کر اور ماں سے بڑھ کر اور ہر ایک غمخوار سے بڑھ کر ہے۔ پس جب یہ دونوں حالتیں اس میں پیدا ہو جائیں گی تو وہ ایسا ہو جائے گا کہ گویا وہ ایک طرف سے لاہوت کے مقام سے جفت ہے اور دوسری طرف ناسوت کے مقام سے جفت۔ تب دونوں پلّہ میزان کے اُس میں مساوی ہوں گے۔ یعنی وہ مظہر لاہوت کامل بھی ہوگا اور مظہر ناسوت کامل بھی اور بطور برزخ دونوں حالتوں میں واقع ہوگا۔ اس طرح پر لاہوت مقام شفع ناسوت۔

اس مقام شفاعت کی طرف قرآن شریف میں اشارہ فرما کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انسان کامل ہونے کی شان میں فرمایا ہے دنا فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنی۔ یعنی یہ رسول خدا کی طرف چڑھا اور جہاں تک امکان میں ہے خدا سے نزدیک ہوا اور قرب کے تمام کمالات کو طے کیا اور لاہوتی مقام سے پورا حصہ لیا اور پھر ناسوت کی طرف کامل رجوع کیا۔ یعنی عبودیت کے انتہائی نقطہ تک اپنے تئیں پہنچایا اور بشریت کے پاک لوازم یعنی بنی نوع کی ہمدردی اور محبت سے جو ناسوتی کمال کہلاتا ہے پورا حصہ لیا۔ لہٰذا ایک طرف خدا کی محبت میں اور دوسری طرف بنی نوع کی محبت میں کمال تام تک پہنچا۔ پس چونکہ وہ کامل طور پر خدا سے قریب ہوا اور پھر کامل طور پر بنی نوع سے قریب ہوا۔ اس لئے دونوں طرف کے مساوی قرب کی وجہ سے ایسا ہو گیا جیسا کہ دو قوسوں میں ایک خط ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ شرط جو شفاعت کے لئے ضروری ہے اس میں پائی گئی اور خدا نے اپنے کلام میں اس کے لئے گواہی دی کہ وہ اپنے بنی نوع میں اور اپنے خدا میں ایسے طور سے درمیان ہے جیسا کہ وتر دو قوسوں کے درمیان ہوتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد 18 ص 663)

گویا مظہر اتم الوہیت ہونے کا مقام تب ہی اپنے کمال تام کو پہنچتا ہے جب آپ کا وجود ایک طرف خدا کی محبت میں سرشار ہو اور محبت کی یہ سرشاری اور کیفیت آپ میں بدرجہ اتم موجود تھی جس کا اشارہ آیت و وجدك ضالا فهدىٰ میں کیا گیا ہے کہ اس مقتدر اور مالک خدا نے تجھے خدا کی محبت میں دیوانہ وار سرگرداں پایا اور تجھے اپنے وجود کی طرف ہدایت سے نوازا۔ اور دوسری طرف مخلوق خدا کی ہمدردی بھی آپ کے دل میں پوری طرح سے جاگزیں ہوئی اور یہ امر بھی آپ کی ذات میں اپنی کامل کیفیات کے ساتھ موجود تھا بنی نوع انسان کی ہمدردی میں بھی آپ کا دل گداز تھا اور دوست اور دشمن سب آپ سے فیض پا رہے تھے۔ جس کی جانب لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے (الشعراء:4) میں اشارہ کیا گیا ہے۔ مخلوق خدا سے ہمدردی کی آپ کی اس کیفیت کو نزول وحی کے وقت ہی آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بھانپ لیا اور آپ کی نسبت جو گواہی دی اس میں آپ کی مخلوق خدا سے ہمدردی کا اظہار اور آپ کی اس دلی کیفیت کی گواہی ہے جو آپ کے دل میں بنی نوع انسان سے محبت پیار اور ان کے حقوق کی ادائیگی کی نسبت تھی بخاری کتاب بدء الوحی

میں آیا ہے۔

نزول وحی کے بعد آنحضورؐ اس پیغام کو لے کر گھر لوٹے آپ کا دل کانپ رہا تھا آپ حضرت خدیجہ کے پاس آئے اور ان سے فرمایا کہ مجھے چادر اوڑھا دو مجھے چادر اوڑھا دو اہل خانہ نے آپ پر چادر ڈال دی یہاں تک کہ آپ کے دل سے گھبراہٹ جاتی رہی پھر آپ نے حضرت خدیجہ سے ساری بات (وحی کے آنے کی) بیان کی اور فرمایا کہ مجھے تو اپنے جان کے لالے پڑ گئے ہیں اس پر حضرت خدیجہ نے کہا کہ ہرگز نہیں خدا کی قسم وہ اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، لوگوں کے بوجھ بانٹتے ہیں، اخلاق گم گشتہ کو حاصل کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور لوگوں پر پڑنے والی حقیقی مصیبتوں میں ان کی مدد پر کمربستہ ہوتے ہیں اور جب آپ پر بار نبوت ڈالا گیا تو یہ کیفیات پہلے سے بڑھ کر نمایاں ہونے لگیں

اگر اس پہلو سے آپ کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو آپ کے اندر صفات باری رحمانیت، رحیمیت، ربوبیت اور مالکیت کا ظلی طور پر اظہار اس طرح کھل کر ہوا کہ بنی نوع انسان میں کسی وجود میں آج تک اس طرح سے خدا تعالیٰ کے صفات کا اس طرح مظہر بننے کا اظہار نہیں ہوا۔

خدا تعالیٰ رحمان ہے اور اس کی یہ صفت بنی نوع انسان بلکہ نباتات، حیوانات، جمادات، غرضیکہ ہر چیز جو اس نے خلق کی ہے کسی نہ کسی رنگ میں جاری ہوتی ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدائے عزوجل شانہ کی اس صفت کے مظہر اتم تھے۔

آپ کی اس اس صفت کا فیضان بغیر کسی استحقاق کے بنی نوع انسان پر جاری ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے آپ کی ذات کی اس تجلّی کا ذکر کرتے ہوئے آپ کو رحمۃ للعالمین قرار دیا۔ اور یہ رحمت بنی نوع انسان کے ساتھ ساتھ ہر نوع کی اشیاء کے لئے عام ہے اور بلا استحقاق ہے۔ خدا تعالیٰ کی بنیادی اور اہم ترین صفات میں یہ صفت بنی نوع انسان کے لئے وہ فیض عام ہے جس کی بدولت اس کائنات کا نظام چل رہا ہے۔ جب ہم اس صفت کی تجلی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں دیکھتے ہیں تو ہم پاتے ہیں کہ آپ کا فیضان روحانی ہر اس شخص کو بلا استحقاق فیضیاب کرتا ہے جو ان تعلیمات اور اصولوں کو اپنا حرز جان بنا لیتا ہے جو خدا تک جانے کی راہیں آسان کرتے ہیں۔ یہ فیضان جو رحمانیت کا پرتو ہے اول دن سے ہے آپ کے وجود سے پھوٹ رہا ہے۔ جس طرح آفتاب اس کائنات میں ہر فرد کو بلا استحقاق اپنی روشنی اور گرمی سے فیضیاب کر رہا ہے اسی طرح آفتاب روحانیت جسے قرآن کریم میں سراجاً منیرا کے لقب سے ملقب کیا گیا ہے ان تمام روحوں کو اپنے فیض روحانی سے فیضیاب کرتا ہے جو اس کی روشنی میں آتی ہیں اور اس فیضان کی بدولت ہی ہم پر یہ کھلا کہ دنیا میں خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان پر روحانیت کے دروازوں کو کب کب اور کس طرح کھولا اور یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر رحمانیت ہونے کی وجہ ہے کہ ہم آج ان وجودوں کے نام سے آشنا ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے وقتاً فوقتاً بھیجا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

جب سے کہ آفتاب صداقت ذات بابرکت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں آیا۔ اُسی دم سے آج تک ہزار ہا نفوس جو استعداد و قابلیت رکھتے تھے متابعت کلام الٰہی اور اتباع رسول مقبول ﷺ سے مدارج عالیہ مذکورہ بالا تک پہنچ چکے ہیں اور پہنچتے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ اس قدر ان پر پے در پے اور علی الاتصال تلطفات و تفضلات وارد کرتا ہے اور اپنی حمایتیں اور عنایتیں دکھلاتا ہے کہ صاف نگاہوں کی نظر میں ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ لوگ منظوران نظر احدیت سے ہیں۔ جن پر لطف ربّانی ایک عظیم الشان سایہ اور فضل یزدانی کا ایک جلیل القدر پیرایہ ہے اور دیکھنے والوں کو صریح دکھائی دیتا ہے کہ وہ انعامات خارق عادت سے سرفراز ہیں اور کرامات عجیب و غریب سے ممتاز ہیں اور محبوبیت کے عطر سے معطّر ہیں اور مقبولیت کے فخروں سے مفتخر ہیں اور قادر مطلق کا نور ان کی صحبت میں اُن کی توجہ میں اُن کی ہمت میں اُن کی دعا میں اُن کی نظر میں اُن کے اخلاق میں اُن کی طرز معیشت میں اُن کی خوشنودی میں اُن کے غضب میں اُن کی رغبت میں۔ اُن کی نفرت میں اُن کی حرکت میں اُن کے سکون میں اُن کے نطق میں اُن کی خاموشی میں اُن کے ظاہر میں اُن کے باطن میں ایسا بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ایک لطیف اور مصفا شیشہ ایک نہایت عمدہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور اُن کے فیض صحبت اور ارتباط اور محبت سے وہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں کہ جو ریاضات شاقہ سے حاصل نہیں ہو سکتیں اور اُن کی نسبت ارادت اور عقیدت پیدا کرنے سے ایمانی حالت ایک دوسرا رنگ پیدا کر لیتی ہے اور نیک اخلاق کے ظاہر کرنے میں ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور شوریدگی اور امارگی نفس کی روبکمی ہونے لگتی ہے اور اطمینان اور حلاوت پیدا ہوتی جاتی ہے اور بقدر استعداد اور مناسبت ذوقِ ایمانی جوش مارتا ہے اور اُنس اور شوق ظاہر ہوتا ہے اور التذاذ بذکر اللہ بڑھتا ہے اور اُن کی صحبت طویلہ سے بضرورت یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وہ اپنی ایمانی قوتوں میں اور اخلاقی حالتوں میں اور انقطاع عن الدنیا میں توجہ الی اللہ میں اور محبت الٰہیہ میں اور شفقت علی العباد میں اور وفا اور رضا اور استقامت میں اس عالی مرتبے پر ہیں جس کی نظیر دنیا میں نہیں دیکھی گئی اور عقل سلیم فی الفور معلوم کر لیتی ہے کہ وہ بند اور زنجیر اُن کے پاؤں سے اتارے گئے ہیں جن میں دوسرے لوگوں کے سینے منقبض اور کوفتہ خاطر ہیں۔ ایسا ہی وہ لوگ تحدیث اور مکالمات حضرت احدیت سے بکثرت مشرف ہوتے ہیں اور متواتر اور دائمی خطابات کے قابل ٹھہر جاتے ہیں اور حق جلّ وعلا اور اُس کے مستعد بندوں میں ارشاد اور ہدایت کے لئے واسطہ گردانے جاتے ہیں۔ اُن کی نورانیت دوسرے دلوں کو منور کر دیتی ہے اور جیسے موسم بہار کے آنے سے نباتی قوتیں جوش زن ہو جاتی ہیں ایسا ہی ان کے ظہور سے فطرتی نور طبائع سلیمہ میں جوش مارتے ہیں اور خود بخود ہر ایک سعید کا دل یہی چاہتا ہے کہ اپنی سعادت مندی کی استعدادوں کو بکوشش تمام منصۂ ظہور میں لاوے اور خواب غفلت کے پردوں سے خلاصی پاوے اور معصیت اور فسق و فجور کے داغوں سے اور جہالت اور بے خبری کی ظلمتوں سے نجات حاصل کرے۔ سو اُن کے مبارک عہد میں کچھ ایسی خاصیت ہوتی ہے اور کچھ اس قسم کا انتشار نورانیت ہوتا ہے کہ ہر ایک مومن اور طالب حق بقدر طاقت ایمانی اپنے نفس میں بغیر کسی ظاہری موجب کے انشراح اور شوق دینداری کا پاتا ہے اور ہمت کو زیادت اور قوت میں دیکھتا ہے۔ غرض اُن کے اس عطر لطیف سے جو اُن کو کامل متابعت کی برکت سے حاصل ہوا ہے ہر ایک مخلص کو بقدر اپنے اخلاص کے حظ پہنچتا ہے۔ ہاں جو لوگ شقی ازلی ہیں وہ اس سے کچھ حصّہ نہیں پاتے بلکہ اور بھی عناد اور حسد اور شقاوت میں بڑھ کر ہاویہ جہنم میں گرتے ہیں۔ اِسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ختم اللہ علیٰ قلوبھم۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 549)

پھر فرماتے ہیں:

دنیا میں کروڑ ہا ایسے پاک فطرت گذرے ہیں اور آگے بھی ہونگے۔ لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اور مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ انّ اللّٰہ وملائکتہ ...... ان قوموں کے بزرگوں کا ذکر تو جانے دو جن کا حال قرآن شریف میں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا صرف ہم اُن نبیوں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ حضرت داؤد حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور دوسرے انبیاء۔ سو ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گزشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا۔ کیونکہ صرف قصّوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہو سکتی اور ممکن ہے کہ وہ قصّے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو اُن کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں کیونکہ اب ان کا نام و نشان نہیں بلکہ ان گزشتہ کتابوں سے تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا اور یقیناً نہیں سمجھ سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہم کلام ہوتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصّے حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔ اب نہ ہم قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے۔ کسی نے یہ شعر بہت ہی اچھا کہا ہے ؎

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دو سرا
کرے ہے رُوح قدس جس کے دَر کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا۔ لیکن افسوس! کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور ان کے اندر داخل ہو۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 301)

آپ کی سیرت کے واقعات پر ایک نظر ڈالنے سے یہ امر کھل کر سامنے آ جاتا ہے۔ اپنے بچپن کے ان ایام سے لے کر جب ابھی بچپن کے دن ہوا نہیں ہوئے تھے آپ کے وجود سے خدا کی محبت کے آثار نمایاں ہونے لگے تھے۔ واقعہ شق صدر جس میں دو فرشتوں نے آپ کے دل کو محبت الٰہی سے ممتزج صافی پانی سے دھویا اور اسے تمام دنیاوی آلائشوں اور ملونیوں سے پاک کر دیا دراصل خدا کی آپ سے محبت اور پیار کا مظہر ہے کہ وہ وجود جس کو خدا نے اپنی صفات کا مظہر اتم بنانا تھا اس کے وجود کو ان تمام دنیاوی علائق سے پاک کر دیا جو اس کی محبت اور اس کے درمیان حائل ہو سکتے تھے اور اس کی گواہی ہمیں قرآن کریم میں جا بجا ملتی ہے چنانچہ آپ کی زبان فیض ترجمان پر خدا تعالیٰ کے اس کلام کا جاری ہونا کہ میری نماز اور قربانیاں اور مرنا اور میرا جینا خدا کی خاطر ہے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے اسی گواہی کا اظہار ہے۔

آپ اپنے رب کے قرب میں اس قدر آگے بڑھے اور صفات میں اس طرح رنگین ہوئے کہ آپ کے وجود سے وہ صفات ایک صافی آئینہ میں جھلکنے والے عکس کی طرح جھلکنے لگیں۔ مقام قرب کو پانے کی وجہ سے یہ صفات آپ میں کامل طور پر منعکس ہونے لگیں۔ قرآن کریم میں آپ کے اس مقام عظیم کی طرف جا بجا اشارہ کیا گیا ہے اور اسی لئے صحف الٰہیہ میں آپ کے مقام قرب کی وجہ سے آپ کے آنے کو روح حق کا آنا اور آپ کے وجود کو

خدا کا کامل مظہر قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

ہمارے سیّد و مولیٰ جناب مقدس خاتم الانبیاء کی نسبت صرف حضرت مسیح نے ہی بیان نہیں کیا کہ آنجناب کا دنیا میں تشریف لانا درحقیقت خدائے تعالیٰ کا ظہور فرمانا ہے بلکہ اس طرز کا کلام دوسرے نبیوں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اپنی اپنی پیشگوئیوں میں بیان کیا ہے اور استعارہ کے طور پر آنجناب کے ظہور کو خدائے تعالیٰ کا ظہور قرار دیا ہے بلکہ بوجہ خدائی کے مظہر اتم ہونے کے آنجناب کو خدا کر کے پکارا ہے۔

چنانچہ حضرت داؤد کے زبور میں لکھا ہے تُو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے۔ تیرے لبوں میں نعمت بنائی گئی۔ اس لئے خدا نے تجھ کو ابد تک مبارک کیا (یعنی تُو خاتم الانبیاء ٹھہرا)

اے پہلوان تُو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کر کے اپنی ران پر لٹکا امانت اور حلم اور عدالت پر اپنی بزرگواری اور اقبال مندی سے سوار ہو کر تیرا دہنا ہاتھ تجھے ہیبت ناک کام دکھائے گا۔ بادشاہ کے دشمنوں کے دلوں تیرے تبر تیز کرتے ہیں۔ لوگ تیرے سامنے گر جاتے ہیں۔ اے خدا تیرا تخت ابدالآباد ہے۔ تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔ تو نے صدق سے دوستی اور شر سے دشمنی کی ہے اسی لئے خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے یادہ تجھے معطر کیا ہے دیکھو زبور اب جاننا چاہئے کہ زبور کا یہ فقرہ کہ اے خدا تیرا تخت ابدالآباد ہے۔ تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے یہ محض بطور استعارہ ہے۔ جس سے غرض یہ ہے کہ جو روحانی طور پر شان محمدی ہے اس کو ظاہر کر دیا جائے۔ پھر یسعیاہ نبی کی کتاب میں بھی ایسا ہی لکھا ہے چنانچہ اس کی عبارت یہ ہے۔

دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالوں گا۔ میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے میں نے اپنی روح اُس پر رکھی۔ وہ قوموں پر راستی ظاہر کرے گا وہ نہ چلّائے گا اور اپنی صدا بلند نہ کرے گا اور اپنی آواز بازاروں میں نہ سُنائے گا۔ وہ مسلے ہوئے سینٹھے کو نہ توڑے گا اور سن کو جس سے دُھواں اُٹھتا ہے نہ بجھائے گا جب تک کہ راستی کو امن کے ساتھ ظاہر نہ کرے وہ نہ گھٹے گا نہ تھکے گا جب تک کہ راستی کو زمین پر قائم نہ کرے اور جزیرے اس کی شریعت کے منتظر ہوویں۔ خداوند خدا ایک بہادر کی مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اُکسائے گا۔ الخ

اب جاننا چاہئے کہ یہ فقرہ کہ خداوند خدا ایک بہادر کی مانند نکلے گا یہ بھی بطور استعارہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پُر ہیبت ظہور کا اظہار کر رہا ہے۔ دیکھو یسعیاہ نبی کی کتاب باب 42 اور ایسا ہی اور کئی نبیوں نے بھی استعارہ کو اپنی پیشگوئی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں استعمال کیا ہے۔ (توضیح مرام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 65)

چنانچہ جیسا کہ پہلے ذکر گزر چکا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر قرآن کریم میں مظہر شان الوہیت کے طور پر بھی کیا گیا ہے اور آپ کی اس شان مظہر الوہیت کی وجہ سے ہی آپ کے ہاتھوں سے ایسے خارق عادت امور سرزد ہوئے جو بشریت کی طاقت سے بڑھ کر تھے اور اپنے اندر الٰہی طاقت کا رنگ رکھتے تھے اور یہ وہ امور ہیں جن کی نسبت قرآن کریم نے اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

اس درجہ لقاء میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الرسل حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعے سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اُس مٹھی نے خُدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی اُن میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو۔ اور وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی اُن میں پیدا ہو گئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا۔ اِسی معجزہ کی طرف اللہ جلّ شانہ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے۔ وَمَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ...... یعنی جب تُو نے اُس مٹھی کو پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا۔ یعنی درپردہ الٰہی طاقت کام کر گئی۔ انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا۔

اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شق القمر ہے اس الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا۔ کوئی دُعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی کیونکہ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آ گیا تھا اور اس قسم کے اَور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا اپنی انگلیوں کو اُس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار پر موجود تھا۔ اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزارہا بھوکوں پیاسوں کا اُن سے شکم سیر کر دیا۔ اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنے لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا۔ اور بعض اوقات شور آب کنوئیں میں اپنے مُنہ کا لعاب ڈال کر اُس کو نہایت شیریں کر دیا۔ اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا۔ اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کر دیا۔ ایسا ہی اَور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی الٰہی طاقت مخلوط تھی۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 65)

مکرم طاہر احمد عمیر صاحب

کمپیوٹر سے متعلقہ چند معلومات

☆ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب بھی آپ نیا آپریٹنگ سسٹم انسٹال کرنے جائیں تو بایوس سیٹ اپ میں سے بوٹ وائرس ڈیٹیکٹر (Boot Virus Detector) کو ڈس ایبل کر دیں۔ ورنہ انسٹالیشن کے دوران جب آپ کا آپریٹنگ سسٹم ماسٹر بوٹ ریکارڈ پر لکھے گا تو وائرس ڈیٹیکٹر اسے بھی ایک وائرس کا حملہ تصور کرے گا اور ہوسکتا ہے کہ آپ کو انسٹالیشن دوبارہ شروع کرنا پڑے۔ ایسا زیادہ تر لینکس اور یونکس کی انسٹالیشن کے دوران ہوتا ہے۔

☆ جب کبھی آپ ایک ہی IDE پر دو مختلف ڈرائیوز لگانا چاہیں تو اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ پرائمری میں آپ ایسی ڈرائیو لگائیں جو کہ دوسری ڈرائیو کے مقابلے میں زیادہ تیز رفتار ہو۔ مثال کے طور پر اگر آپ ہارڈ ڈسک اور CD ڈرائیو کو ایک ہی IDE کی مدد سے مدر بورڈ سے جوڑنا چاہتے ہیں تو ہارڈ ڈسک کو پرائمری ڈرائیو ہونا چاہئے۔ اگر آپ اس کے برعکس کام کریں گے تو آپ کی دونوں ڈرائیوز کی رفتار متاثر ہو جائے گی اور دونوں اپنی صلاحیت سے کم کام کریں گی۔

☆ کمپیوٹر کے آن ہوتے ہی اگر آپ کو کوئی ایسا ایرر (Error) ملے جس کا نمبر 3 سے سٹارٹ ہوتا ہے۔ (مثلاً 301 یا 367 وغیرہ) تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے کی بورڈ میں کوئی مسئلہ ہے۔

☆ ہارڈ ڈسک میں بیڈ سیکٹر آ جانے سے ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کسی بھی وقت پوری ہارڈ ڈسک خراب ہو جائے گی۔ اس لئے جب بھی آپ ہارڈ ڈسک خریدیں اس میں چیک کرلیں کہ کہیں اس میں بیڈ سیکٹر تو نہیں۔ بیڈ سیکٹرز چیک کرنے کے لئے کمپیوٹر کو کسی بوٹ ایبل ڈسک Bootable Disk سے بوٹ کروائیں اور پھر کمانڈ لائن پر لکھیں Scandisk/all اور پھر انٹر کر دیں۔ عمومی چیکنگ کے بعد سکین ڈسک آپ سے سرفیس سکین کے بارے میں پوچھے گا کہ کیا اس ڈرائیو پر سرفیس سکین چلایا جائے تو آپ yes کر دیجئے۔ سرفیس سکین کے دوران غور سے سکرین کو دیکھتے رہیں۔ اگر ہارڈ ڈسک میں کہیں بیڈ سیکٹرز موجود ہوئے تو آپ کو اس کے کلسٹرز میں لال رنگ سے B لکھا نظر آئے گا۔ ایسا اس وقت لازمی کریں جب آپ ایک استعمال شدہ ہارڈ ڈسک خرید رہے ہوں اور ہاں یہ بات لازمی یاد رکھیں کہ صرف سکین ڈسک ہی کافی نہیں۔ آپ اس ہارڈ ڈسک کو فارمیٹ بھی کر کے دیکھیں۔ کیونکہ بعض اوقات ہارڈ ڈسک سکین ڈسک میں تو صحیح نظر آتی ہے۔ مگر جب آپ اسے فارمیٹ کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ فارمیٹ نہیں ہوتی۔

☆ مائی کمپیوٹر پر رائٹ کلک کر کے ری نیم (Rename) سلیکٹ کریں۔ اب اس کا نام (جو نام بھی آپ رکھنا چاہیں مثلاً abcd)

<marquee>abcd<marquee>

لکھ دیں۔ اب مائی کمپیوٹر کھولیں abcd آپ کو حرکت کرتا ہوا نظر آئے گا۔

اگر آپ مائی کمپیوٹر کے آئیکن (Icon) کی جگہ اپنی تصویر لگانا چاہتے ہیں تو آپ سب سے پہلے اپنی تصویر سکین کرالیں۔ پھر آپ اس آئیکن کے لئے کوئی نام ٹائپ کر دیں لیکن اس کی ایکسٹینشن ico. لازماً لکھ دیں۔ آئیکن بننے کے بعد ڈیسک ٹاپ پر خالی جگہ میں رائٹ کلک کر کے پراپرٹیز سلیکٹ کریں۔ ڈسپلے پراپرٹیز میں سے Effects کے ٹیپ پر کلک کریں۔ پھر آپ ڈیسک ٹاپ آئیکنز میں سے مائی کمپیوٹر کو سلیکٹ کریں اور چینج آئیکن کے بٹن کو پریس کر دیں۔ اگلی ونڈو میں سے براؤزر کے بٹن کے ذریعے اپنی تصویر والا آئیکن سلیکٹ کرلیں۔ OK کا بٹن دبا دیں۔ اب آپ مائی کمپیوٹر پر جلوہ افروز ہیں۔

☆ جب آپ انٹرنیٹ استعمال کر رہے ہوں تو جب بھی آپ نے کوئی سائٹ کھولنی ہو تو آپ اس کا ویب ایڈریس اس طرح لکھتے ہیں۔ www.hotmail.com۔ انٹرنیٹ ایکسپلورر میں ایک ایسا طریقہ ہے کہ آپ www اور com. لکھے بغیر ہی اس ویب سائٹ تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ مثلاً آپ ایڈریس بار میں hotmail لکھیں اور کی بورڈ سے Ctrl+Enter پریس کریں۔ یعنی Ctrl بٹن دبائے ہوئے انٹر کا بٹن دبا دیں تو انٹرنیٹ ایکسپلورر ٹائپ کئے ہوئے الفاظ کے ساتھ شروع میں www اور آخر میں com. خود ہی لگا لے گا اور یوں وہ ویب سائٹ آپ کے سامنے open ہو جائے گی۔

اگر آپ اپنی ہارڈ ڈسک کی پارٹیشن کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ آپ کو ہارڈ ڈسک میں موجود تمام ڈیٹا ضائع کرنا ہوگا۔ لیکن ایک ایسا طریقہ بھی ہے کہ پارٹیشن بھی ہو جاتی ہے اور ڈیٹا بھی ضائع نہیں ہوتا۔ اس کے لئے ایک سافٹ ویئر استعمال کیا جاتا ہے جسے پارٹیشن میجک کہتے ہیں۔ یہ سافٹ ویئر آپ کی ہارڈ ڈسک میں موجود ڈیٹا ضائع کئے بغیر ہی پارٹیشن میں حسب ضرورت تبدیلی کرتا ہے۔

☆..................☆..................☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

❁ مکرمہ تسنیم اختر ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر محمد اسلم ناصر صاحب ساؤتھ ہیڈ لینڈ آسٹریلیا تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم محمود احمد ناصر صاحب اور ان کی اہلیہ مکرم حنا کوکب خان صاحبہ پرتھ آسٹریلیا کو مورخہ 5 جنوری 2015ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حسیب اسحاق ناصر تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم محمد اسحاق انور صاحب مرحوم کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین، باعمر اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال و شکریہ احباب

❁ مکرم آغا سلیم اللہ خان صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ حال جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم آغا حمید اللہ خان صاحب مورخہ 14 دسمبر 2014ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت آغا محمد عبداللہ خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے اور حضرت مولوی رحیم بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف تلونڈی جھنگلہ کے پوتے تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ اسی روز بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا عمر احمد صاحب نائب صدر عمومی ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم خلافت احمدیہ سے مثالی محبت رکھنے والے، خاندان مسیح موعود سے خاص قربت کا تعلق رکھنے والے، جماعت کی مالی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، دریا دل، مخلوق خدا کی ہمدردی میں ہمہ وقت کمر بستہ رہنے والے، غریب پرور اور ملنسار تھے۔ مرحوم نے دو بیٹے، دو بیٹیاں، بیوہ، پوتے پوتیاں، نواسے اور نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ والد محترم کی وفات پر خاندان حضرت مسیح موعود کے بہت سے افراد نیز احباب جماعت اور رشتہ داروں نے گھر تشریف لا کر یا فون کر کے خاکسار سے دلجوئی کرتے ہوئے تعزیت کی۔ خاکسار تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے نیز دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے، ہمیں ان کی دعاؤں کا وارث بنائے اور یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ضرورت نگران تعمیرات و اوورسیئر

❁ وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ کو شعبہ تعمیرات کے لئے مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ نگران تعمیرات کے لئے قابلیت بی ایس سی سول انجینئرنگ ہے جبکہ اوورسیئر کے لئے تین سالہ سول انجینئرنگ ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ فرمائیں۔

0333-6707153

info@waqf-e-jadid.org

(ناظم دیوان وقف جدید ربوہ)

تاریخ ضلع حافظ آباد

❁ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ضلع حافظ آباد کی تاریخ احمدیت مرتب کی جا رہی ہے۔ جو تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ وہ احمدی احباب جو ضلع حافظ آباد کی جماعتوں سے متعلق تاریخی معلومات اور یادداشتیں رکھتے ہوں۔ ان سے گزارش ہے کہ وہ معلوماتی مواد جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ نیز ضلع حافظ آباد سے تعلق رکھنے والے وہ احباب جو واقف زندگی ہیں اور پاکستان یا دنیا میں کسی بھی جگہ خدمت کی توفیق پا رہے ہوں۔ وہ اپنے کوائف و تعارف بمعہ تصویر درج ذیل پتہ پر جلد بھجوا دیں یا ای میل کر دیں۔

ڈاکٹر مبارک احمد

محمود سٹورز گوجرانوالہ روڈ حافظ آباد شہر۔

historyhfd@gmail.com

(امیر ضلع حافظ آباد)

ضرورت سیکیورٹی گارڈز

❁ نظارت تعلیم میں سیکورٹی گارڈز کی فوری ضرورت ہے۔ ایسے افراد جو مندرجہ ذیل معیار پر پورا اترتے ہوں درخواست دینے کے اہل ہیں۔

عمر کم از کم 30 سال اور زیادہ سے زیادہ 45 سال، اسلحہ کا لائسنس Valid ہو، تعلیم کم از کم مڈل، فوج اور پولیس کے محکمہ سے ریٹائرڈ افراد کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواست اپنی تمام تعلیمی اسناد، شناختی کارڈ کی نقول، اسلحہ لائسنس کی کاپی اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر / امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے یا ویب سائٹ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ درخواستیں نظارت تعلیم میں جمع کروا دیں۔ (نظارت تعلیم)

ضرورت ٹیچر

❁ نصرت جہاں گرلز کالج میں فائن آرٹس کی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند خواتین درخواست جمع کروا سکتی ہیں۔ درخواست دہندہ کا مندرجہ ذیل معیار کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

قابلیت: فائن آرٹس میں کم از کم 16 سال (MFA/BFA, MA Fine Arts) یا اس سے زائد کی تعلیم گریجوایشن کی کلاسز کو پڑھانے کا کم از کم ایک سال کا تجربہ ہو۔

درخواست دینے کے لئے اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر / امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے یا ویب سائٹ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ درخواستیں نظارت تعلیم میں جمع کروا دیں۔

(نظارت تعلیم)

مشہور شہر

جوہانسبرگ

جنوبی افریقہ کا سب سے بڑا شہر

جوہانسبرگ شہر گاؤٹنگ (GAUTENG) صوبے کا صدر مقام ہے۔ یہ 26 10 درجے جنوب 02 28 درجے مشرق کے مابین سطح بحر سے 1665 میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔ افریقی زبان میں اسے (YOHHANUHSBERKH) جب کہ مختصر طور پر اسے جوبرگ کہا جاتا ہے۔ فروری 2003ء میں اس کا نام اس وقت زبان زد عام ہوگیا جب یہاں ساتویں ورلڈ کپ کرکٹ کے مقابلے منعقد ہوئے۔

WITWATERSRAND میں سونے کی دریافت کے بعد 1886ء میں اس شہر کی بنیاد رکھی گئی۔ ابتدا میں برطانوی کان کنوں نے اس کی سونے کی کانوں سے استفادہ کیا اور مقامی لوگوں کی کوششوں کے باوجود واپس جانے کیلئے تیار نہ ہوئے۔

1899ء میں برطانوی سلطنت اور ٹرانسوال کی افریقی جمہوریہ اور دی اورینج فری اسٹیٹ کے مابین جنگ چھڑ گئی۔ دنیا بھر کی ہمدردیاں ٹرانسوال کی افریقی جمہوریہ کے ساتھ تھیں جس کے باشندے ایک عرصہ سے جنگ آزادی لڑ رہے تھے۔ لیکن باوجود کوششوں کے ان کو شکست کا سامنا کرنا پڑا آخر کار 1900ء میں سونے کی کانوں پر برطانوی کان کنوں نے قبضہ کر لیا۔

1922ء میں سفید فام باشندوں نے نیم تربیت یافتہ سیاہ فام باشندوں کو کام میں شریک نہ کرنے کے سلسلے میں ہڑتال کر دی اگرچہ ہڑتال تو جلد ختم نہ ہو سکی تاہم اس کے نتیجے میں دو سو افراد ہلاک ہوگئے۔

برطانوی کان کن سونے کی کانوں کا مکمل کاروبار اپنے ہاتھ میں لینے کے خواہاں تھے چنانچہ انہوں نے مقامی سیاہ فام باشندوں کے لیے ایسے قوانین وضع کئے جو ان کے استحصال کا باعث تھے۔ 1956ء میں ایک قانون کے تحت سفید فام باشندوں کے سوا ہندوستانی شہریوں اور سیاہ فاموں کو اپنے گھربار چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا۔ ازاں بعد 1994ء تک کا زمانہ سیاہ فام باشندوں کے لئے دردناک عذاب بنا رہا۔ بالآخر اسی دوران 1993ء میں افریقن نیشن کانگرس نے ایک قرارداد منظور کی جس کے تحت سفید فام باشندوں کی حکومت کے خاتمے کے فوراً بعد پانچ سال کیلئے اقلیتی پارٹیاں حکومتی امور میں شریک ہونے کے لیے اہل قرار دی گئیں۔ 1994ء کے انتخابات کے نتیجے میں جب جنوبی افریقہ کی حکومت کو مکمل طور پر آزادی حاصل ہوگئی تو سیاہ فاموں نے کاروبار حکومت سنبھال لیا اور سیاہ فام سیاسی رہنما نیلسن منڈیلا سربراہ مملکت کے عہدے پر فائز ہوگئے۔

شہر کا موجودہ رقبہ 269 مربع کلومیٹر ہے جب کہ اس کی آبادی بشمول میٹروپولیٹن علاقے کے 20 لاکھ سے زائد ہے۔ شہر میں دو یونیورسٹیاں ہیں ان کا قیام علی الترتیب 1922ء اور 1966ء میں عمل میں آیا۔ جوہانسبرگ کا ہوائی اڈہ شہر کے مرکز سے 30 منٹ کے فاصلے پر ہے۔

ریلوے اسٹیشن، گرجا گھر، عجائب گھر، نیشنل گیم پارک شہر کی رونق کو دوبالا کئے ہوئے ہیں۔

گولڈ ریف سٹی، کروگر نیشنل پارک (KRUGER NATIONAL PARK) سینٹر گیمز ریزروز، سن سٹی اور کیپ ٹاؤن قابل دید مقامات ہیں۔ جنوبی افریقہ میں 11 سرکاری زبانیں بولی جاتی ہیں جن میں انگریزی، آفریکنز، ہوسا اور زولو سب سے زیادہ سمجھی اور بولی جاتی ہیں۔

جوہانسبرگ میں سینڈٹن سٹی (SANDTON CITY) اور سینڈٹن سکوئر، بروما جھیل (BRUMA LAKE) پرخریداری کے بڑے بڑے مراکز ہیں۔ یہاں سے ہیرے، سونا، افریقی دستی مصنوعات لکڑی کی منقش مصنوعات اور زیورات وغیرہ خریدے جا سکتے ہیں۔ یہاں بسترو (BISTRO) کیفے، چینی ہوٹل، اطالوی ہوٹل، اور جاپانی ہوٹل بھی ہیں۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

16 جنوری 2015ء

5:20 am	عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم
	درس سیرت النبی ﷺ
6:20 am	یسرنا القرآن
6:40 am	پیس کانفرنس
8:10 am	سپینش سروس
8:50 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
	درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور کا دورہ اور خطاب Roehampton یونیورسٹی 16۔اپریل 2007ء
1:00 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	دینی وفقہی مسائل
4:35 pm	تلاوت قرآن کریم
	درس حدیث
4:55 pm	میدان عمل کی کہانی
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:35 pm	Shotter Shondhane
8:35 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
8:55 pm	دعائے مستجاب
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ اور خطاب Roehampton یونیورسٹی 16۔اپریل 2007ء

17 جنوری 2015ء

12:25 am	اوپن فورم
1:00 am	ایم ٹی اے ورائٹی
1:25 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
	درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:10 am	حضور انور کا دورہ اور خطاب Roehampton یونیورسٹی 16۔اپریل 2007ء
7:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015ء
8:25 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
	درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2010ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جنوری 2015ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2010ء

☆............☆............☆

ربوہ سینٹری اینڈ آئرن سٹور
سامان سینٹری، پائپ، واٹر موٹر پمپ، واٹر ٹینک وغیرہ کی نت نئی ورائٹی بازار سے بارعایت دستیاب ہے۔
نیز پلمبر کی سہولت موجود ہے۔
کالج روڈ ربوہ: 0332-6093523
سلطان احمد شہزاد: 0334-9635930

جدید ٹیکنالوجی سے مزین ہیلمٹ

امریکہ میں ''سمارٹ ہیٹ نامی'' ہیلمٹ میں جدید ترین ٹیکنالوجی کو بھی شامل کیا گیا ہے جس سے صارفین کی آنکھوں کے سامنے ایک نقشہ اور معلومات سامنے آتی رہتی ہیں۔ اس میں ہیلمٹ لگانے کا جواز یہ دیا گیا ہے کہ اس سے سائیکلسٹ کی پہچان آسانی سے ہو سکے گی۔ اس کے ذریعے سائیکلسٹ سفر یا ریس کے دوران ایک دوسرے سے رابطے میں بھی رہ سکتے ہیں۔ اس کے اندر بلیوٹوتھ کے ذریعے رفتار کو دیکھا جا سکتا ہے، درجہ حرارت، دل کی دھڑکن اور دیگر وارننگز کے بارے میں بھی جانا جا سکتا ہے۔ اس میں ڈیجیٹل کیمرے سے منسلک ہونے کا فیچر بھی شامل ہے تاکہ تصاویر کھینچی جاسکیں۔

(روزنامہ نئی بات 17 نومبر 2014ء)

☆............☆............☆

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

All variefy of Gul Ahmed
is online Available@
www.sahibjee.com
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-476212310

نیا سال مبارک ہو
موسم سرما کی گرما گرم سیل
لیڈیز جینٹس اور بچوں بچیوں کے جوگر پر سیل کا آغاز مورخہ 7 جنوری 2015ء سے
مس کولیکشن اقصیٰ روڈ ربوہ

Skylite
Institute of Information Technology
COMPUTER NETWORKING COURSES
HEALD COLLEGE CALIFORNIA USA
LIVE VIDEO TRAINING
STARTING FROM JANUARY 2015 LIMITED SEATS
PH : 047-6213 759

W.B
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Waqar Brothers Engineering Works
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

ربوہ میں طلوع وغروب 7۔جنوری

طلوع فجر	5:42
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	5:22

ایم ٹی اے کے آج کے پروگرام

7 جنوری 2015ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 2015ء (عربی ترجمہ)
4:10 am	سوال وجواب
6:05 am	گلشن وقف نو
9:55 am	لقاء مع العرب
12:10 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 26 ستمبر 2010ء
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 2015ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مارچ 2009ء
8:10 pm	دینی وفقہی مسائل
11:25 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 26 ستمبر 2010ء

نئے سال کا کیلنڈر مفت حاصل کریں۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:0476212434,6211434

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

FR-10